

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صحبتے با اہلِ دل

ملفوظات

حضرت اقدس آزاد رسول صاحب مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

افادات

حضرت مولانا مفتی شکیل احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم

اشاعت

مکتبہ فیضانِ میل و شارم

پہلی مجلس

۱۵ اگست ۲۰۰۲ء بروز جمعرات ۱۱ بجے دن

بمقام خانقاہ چننامنی پٹی تامل ناڈو۔

حضرت والا دامت برکاتہم نے فرمایا جو یہاں آیا ہے وہ اپنے وقت کو کام میں لائے۔ ہم یہاں کھانے سونے کے لئے نہیں آئے ہیں کھانے سونے کے لئے تو ہمارا گھر ہے اور یہاں کوئی دلچسپی کی چیز بھی نہیں ہے نہ بیان ہے نہ وعظ ہے یہاں تو اصل مراقبہ ہے۔

مراقبہ کیا ہے؟

پھر مراقبہ کی حقیقت کو حضرت والا نے سمجھایا کہ اس کی وجہ سے فوراً ہمارا تعلق ہمارا Connection اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے مثال کے طور پر جب بجلی (Electricity) کا کنکشن (Connection) لگایا جائے تو اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے کہ بلب (Bulb) جلنے لگتا ہے اور اگر بجلی اور اس کے سارے اسباب

(Materials) موجود ہیں مگر بلب نہیں ہے تو اس کا اثر کہاں نظر آئے گا؟ اسی طرح فرمایا کہ یہ لطائف بھی بلب کی طرح ہیں جب وہ درست ہوں گے تو وہ جلنا شروع ہو جائیں گے۔

مراقبہ انوار کے نزول کا نام ہے

فرمایا کہ مراقبہ انوار کے نازل ہونے کو کہتے ہیں اور انوار کے معنی فیض ہے جو انوار کی شکل میں نازل ہوگا اور انوار کی وجہ سے ظلمت (دل کا اندھیرا) دور ہوتی ہے۔

ہمارے یہاں مراقبہ اصل ہے

فرمایا ہمارے یہاں محنت کے معنی مراقبہ کا زیادہ سے زیادہ کرنا ہے فلاں صاحب محنت کر رہے ہیں کہ معنی فلاں صاحب زیادہ مراقبہ کر رہے ہیں۔

فیض اور ادراک

پھر حضرت والا نے فیض اور ادراک کے درمیان فرق بتایا کہ

ادراک کے معنی پانا یعنی کسی چیز کو پانا ادراک کسی کو جلد ہو جاتا ہے اور کسی کو دیر سے۔ ادراک مختلف اوقات میں مختلف اسباب کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ

حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک بات (یعنی ایک باطنی کیفیت)

بہت تلاش کی مگر جو بات چاہتے تھے وہ ملی نہیں والدہ صاحبہ نے پانی طلب کیا لانے گئے تو والدہ کی آنکھ لگ گئی حضرت انتظار میں تھے کہ صبح ہوگئی فرماتے ہیں کہ دروازہ کھلا تھا اور وہ چیز جس کی ان کو تلاش تھی دروازہ کے ذریعہ حاصل ہوگئی۔

دوسرے بزرگ کا واقعہ

اسی طرح ایک بزرگ جنگل میں مارے مارے پھر رہے تھے

دیکھا کہ ایک کتا ہے پیاس کی وجہ سے پریشان ہے اپنا عمامہ نکالا اور اس کو کنویں میں ڈال کر کتے کو پانی پلایا کیا دیکھتے ہیں کہ سارا جنگل روشن

ہو گیا یہ سب ادراک کی مثالیں ہیں اور ادراک کا نہ ہونا بہتر ہے کہ کہیں ان چیزوں میں نہ لگ جائے اسی طرح مختلف چیزوں کے نظر آنے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے ایک اندھا اور نابینا شخص ہے اس کی آنکھ کا آپریشن (Operation) ہو اور ایک دم چیزیں نظر آنے لگیں اسی طرح یہاں یعنی راہ سلوک میں دوسرے عالم کی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔

شیخ کی توجہ

پہلے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ لوگ برسوں مجاہدہ اور ریاضت کرتے کچھ نظر نہیں آتا کوئی چیز معلوم نہیں ہوتی پھر شیخ ایک توجہ دیتا تھا۔ جس کی وجہ سے ساری چیزیں نظر آنے لگتی تھیں۔

آسان طریقہ

اب بزرگوں نے اس کو آسان کر دیا ہے کہ اس طرح کے مجاہدہ وغیرہ نہیں ہیں یہاں مراقبہ ہے جس کی وجہ سے کچھ ہی دیر میں چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔

دوسری مجلس

بروز جمعرات شام ۳:۰۵ بجے

مولانا پیر محمد صاحب رشادؒ نے سوال کیا حضرت ہمارے یہاں

جو مراقبہ ہوتا ہے اس میں اور یوگا (Yoga) میں کیا فرق ہے؟

مراقبہ اور Yoga میں فرق

حضرت والا نے فرمایا Yoga والے کچھ سوچ کر بیٹھتے ہیں

اور ہمارے یہاں یہ باتیں نہیں ہیں۔ ان کے یہاں آورد (لانا) ہے اور

ہمارے یہاں آمد (آنا) ہے وہ لوگ اپنے اپنے خیالات کے مطابق

چیزوں کو ذہن میں لاتے ہیں اور ہم ذہن میں کچھ نہیں لاتے جو کچھ بھی

آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے آتا ہے اگر ہم پہلے ہی بتادیں کہ

مراقبہ میں فلاں بات ہوگی جیسے لال رنگ دیکھیں گے تو وہ شخص اسی تصور

کے ساتھ بیٹھے گا مگر مراقبہ میں کچھ نہیں بتاتے۔ Yoga والے اپنی

قوتیں اکھٹا کر کے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کا معاملہ سارا کا سارا

جسم سے تعلق رکھتا ہے اور ہمارا معاملہ جسم سے نہیں ہے بلکہ اول روز ہی سے اللہ پاک سے تعلق قائم کرتے ہیں اسی لئے نیت کراتے ہیں ”متوجہ ہوں قلب کی طرف قلب متوجہ ہے ذاتِ پاک کی طرف“ یعنی اے اللہ میں اندھیرے میں ہوں مجھے روشنی دکھائیے تو جب نیت کر کے بیٹھتے ہیں تو وہاں سے کچھ آتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ”ظاہری کاموں سے فارغ ہو کر کچھ دیر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا مراقبہ ہے“۔

مشترک باتیں

پھر فرمایا: ہاں کچھ چیزیں ہیں جو ہمارے اور ان کے درمیان مشترک ہیں جیسے روزہ ہمارے یہاں بھی ہے اور ان کے یہاں بھی جس کو وہ Fasting اور برتھ کہتے ہیں لیکن دونوں کی کیفیت الگ الگ ہے۔

Yoga کی بنیادی غلطی

بنیادی فرق Yoga اور مراقبہ میں یہ ہے کہ وہاں جسم کی قوتوں کو اپنے قابو میں لانا ہے جیسے تپسیا کہتے ہیں یعنی نفس کا تزکیہ کرتے

ہیں خیال کو یکسو کرتے ہیں ساری باتیں وہاں نفس سے متعلق ہیں اور ہمارے یہاں روح سے متعلق ہیں۔ فرمایا اگر آپ لوگ بھی معمولی غذا استعمال کریں مثلاً آپ ایک ہفتہ تک بس چنے پر گزارا کریں تو تمہیں بھی کشف ہونے لگے گا Yoga والوں کو اسی میں غلط فہمی ہوئی اور وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور یہ سمجھنے لگے کہ اب ہمیں کسی نبی اور رسول کی ضرورت نہیں ہے ہمارے یہاں یہ بات نہیں ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی اشد ضرورت ہے۔

دوسرا فرق

فرمایا ہمارے یہاں کوئی خاص نشست نہیں ہے برخلاف Yoga میں کہ انہوں نے خاص خاص نشستوں سے خاص خاص اثر محسوس کیا ہے جیسے سانس کو مختلف طریقوں سے لینے اور چھوڑنے کی وجہ سے خاص کیفیتیں حاصل ہوتی ہیں ہمارے یہاں یہ سب چیزیں نہیں ہیں ہم تو بس فیض الہی کا انتظار کرتے ہیں۔

فیض کا انتظار

ایک بزرگ سے پوچھا کہ آپ نے مراقبہ کہاں سے سیکھا ہے
جواب دیا کہ بلی سے سیکھا کہ وہ کیسے اپنے شکار کے انتظار میں بیٹھتی ہے
اسی طرح میں فیض کے انتظار میں بلی کی طرح بیٹھتا ہوں۔

فیض کے آنے میں رکاوٹ

فیض کا دروازہ ضرور کھلتا ہے مگر کبھی کوئی گناہ ہو جاتا ہے جس کی
وجہ سے رکاوٹ بن جاتی ہے ایک صاحب زمین دار تھے ان کو باطنی طور پر
رکاوٹ پیش آرہی تھی کسی شیخ یا کسی صاحب نسبت سے معلوم کیا ان کو ایک
صاحب کی صورت دکھائی گئی جو راستہ روکے ہوئے ہے ان زمین دار
صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں وہ فلاں شخص تھا جو میری
زمین میں کام کرتا تھا ایک مرتبہ میں نے اس کو مارا جس کی وجہ سے وہ مر گیا
فرمایا اسی وجہ سے یہ ہوا ہے پھر ان بزرگ نے اس شخص کو سمجھایا اور راستہ
سے ہٹایا فرمایا ”معاملات کی وجہ سے بہت فرق پڑتا ہے“۔

تیسری مجلس

بروز جمعہ ۱۱ بجے دن

مختلف سلسلے

ہندوستان میں پیری، مریدی کا سلسلہ عام ہے لوگ مرید ہو جاتے ہیں اور پیر صاحب پیالہ پلا دیتے ہیں بس قصہ ختم ہو جاتا ہے اب کرنا اور نا کچھ نہیں ہے پیر صاحب کا پیالہ ہی سب کچھ ہے ظاہر بات ہے کہ یہ تو غلط طریقہ ہوا۔ دوسرا طریقہ علماء کرام کے یہاں اطلاع اور اتباع کا ہے۔ یہ پاکیزہ طریقہ ہے اس میں بیعت کر دیتے ہیں اور کچھ وظائف بتا دیتے ہیں اور تقویٰ والی زندگی گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ اب مرید اپنی حالت کی اطلاع شیخ کو دیتا رہتا ہے اور وہاں سے جو اصلاح کی تعلیم دی جاتی ہے اس کی اتباع کرنی ہوتی ہے۔

ہمارا سلسلہ

ہمارا طریقہ اور سلسلوں سے کچھ مختلف ہے وہ یہ کہ ہمارے

یہاں اس کا نصاب باقاعدہ مقرر ہے جیسے درس نظامی ہے ہمارے یہاں تعلیم پر زور دیتے ہیں اور شروع میں مرید ہونا ضروری نہیں ہے حضرت سید عبدالباری شاہؒ نے علی العموم بیعت کے سلسلہ کو بند کیا البتہ اس لطائف کے بعد اس کو شرط قرار دیا۔

ایک اسکول

فرمایا آپ لوگ اس طرح تصور کریں کہ آپ نے گویا کہ ایک اسکول میں داخلہ لے لیا ہے یہ نہیں کہ مرید ہو گئے بس چھٹی ہو گئی۔ جیسے اسکولوں اور مدرسوں میں ایک نصاب (Syllabus) ہوتا ہے اس کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے پورا کرنے پر سند دی جاتی ہے اسی طرح ہمارے یہاں بھی سند اور سرٹیفکیٹ (Certificate) دی جائے گی پھر مولانا ہدایت اللہ صاحب باقوی (مدرس مدرسہ کاشف الہدیٰ مدراس) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ مولانا ہدایت اللہ صاحب جانتے ہو کونسی ڈگری ملے گی انہوں نے کہا کہ تزکیہ نفس کی ڈگری۔

حضرت والا نے فرمایا ولی اللہ ہونے کی ڈگری۔ یہاں کوئی ایسی دنیوی لالچ ہم دے نہیں سکتے۔ ہاں آخرت کے اعتبار سے وہ چیزیں حاصل ہوں گی جن کا تصور بھی نہیں۔

نئے سبق کی فکر نہ ہونی چاہیے

فرمایا کہ نئے سبق کی فکر نہیں ہونی چاہیے پرانے سبق کی پابندی ضروری ہے اس سے یہ ہوگا کہ جب پابندی ہوگی تو دوسری ہی ملاقات میں کئی منزلیں طے ہو جائیں گی۔

مراقبہ کی اہمیت

فرمایا کہ اگر اس کام کو ترجیح دو گے تو دوسرے کام آسان ہو جائیں گے مثلاً ایک کام پڑھنے پڑھانے کا ہے اور دوسرا کام وظیفہ پورا کرنے کا ہے اگر اس کام کو اہمیت دو گے تو دو گھنٹے کا مطالعہ ایک گھنٹے میں ہو جائے گا اسی طرح فرمایا کہ سبق کے دوران ایسے مضامین دل میں آئیں گے جو بہت سی کتابوں کے مطالعہ سے حاصل نہیں ہوں گے۔

چوتھی مجلس

بروز جمعہ شام ۵:۳۰ بجے

انسان کے دشمن

حضرت والا نے فرمایا کہ انسان کے دو دشمن ہیں۔

(۱) نفس (۲) شیطان۔

شیطان بھی کچھ نہیں کر سکتا جب تک نفس اس کا ساتھ نہ دے۔

اصل مقصد

اصل مقصد نفس کی اصلاح ہے۔ یہ مراقبہ، ذکر و وظائف وغیرہ

مقصود بالذات (اصل مقصود) نہیں ہیں ہاں اگر کوئی آج بھی ایسا ہو کہ

اس کی نظر سے نفس کی اصلاح ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس طرح کی محنت، مجاہدہ

وغیرہ نہیں تھے اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جب آپ ﷺ کے زمانے میں یہ باتیں نہیں تھیں تو آج کل یہ کہاں سے شروع ہو گئیں۔ اس کا جواب حضرت والادامت برکاتہم نے خود دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان چیزوں کی ضرورت نہیں تھی وجہ یہ کہ صحبت اور ایک نظر ہی سارے شیطانی اور نفسانی حملوں کو روک دیتی تھی۔ مشائخ نے اپنے اپنے تجربہ سے کچھ طریقے نکالے جس کی وجہ سے نفس کے حملوں سے بچا جائے بعض حضرات نے ذکر پر زور دیا بعض حضرات نے مراقبہ پر بعد میں چل کر یہ سلسلے ان بزرگوں کے نام سے منسوب ہو گئے۔

جیسے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ وغیرہ۔

نفس کی اصلاح

ان تمام محنتوں اور مجاہدوں کا اصل مقصد نفس کی اصلاح ہے
نفس کو مارنا نہیں ہے ہاں اس کی اصلاح کرنی ہے۔ ہندوؤں کے

یہاں نفس کشی یعنی نفس کو مارنا ہے۔ ہمارے یہاں نفس کی اصلاح ہے
 نفس کی اصلاح سے ہوتا یہ ہے کہ وہ آپ کو آگے منازل اور مراتب پر
 لے جائے گا مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس ایک گھوڑا ہے جو
 شرارت کرتا ہے اب دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ گھوڑے والا اس کو
 مار دے اور دوسری بات یہ کہ وہ اس کو سدھائے یعنی سدھارے اس
 لئے کہ اس کو اس پر سواری کرنی ہے اب اگر وہ اس کو مار ڈالے تو
 سواری کس پر کریگا اصلاح کی وجہ سے نفس مُسلم (تسلیم کرنے والا)
 ہو جائے گا۔ پھر جو ہم کہیں گے وہ ویسا کرے گا۔

ظاہری نشانی

فرمایا الگ الگ جماعتوں کی الگ الگ ظاہری نشانیاں
 ہوتی ہیں مثال کسی جماعت کی فلاں قسم کی ٹوپی اور کسی جماعت کی
 فلاں رنگ کی اور کسی کی کوئی اور نشانی ہے تو کسی کی کچھ اور مگر ہمارے

سلسلہ والوں کی کوئی ظاہری نشانی نہیں ہے ہاں ہماری نشانی یہ ہے کہ مخالف سے مخالف یہ کہے کہ ہاں بھائی فلاں شخص شب بیدار ہیں اور معاملات کے صاف ہیں۔

فرمایا کہ ہمارے سلسلہ میں شب قدر اور شب برأت کی کوئی خاص اہمیت نہیں۔ اس کی وجہ یہ کہ ہمارا طالب اس کی ہر شب قدر اور ہر رات شب برأت ہے۔ جب بھی شب قدر ہوگی وہ اس کو پانے والا ہوگا۔

MAKTAB-E-FAIZAN

MELVISHARAM - 632 509



سینین کمپیوٹر ویلور : 98948 51700